

دوسرا مرحلہ کمیوس کا ہے۔ یہ عرق جگر میں پہنچتا ہے تو وہ اسے خون بنا دیتا ہے۔
اسے ہضم جگری بھی کہتے ہیں۔ کمیوس اور کمیوس دونوں لفظ اصل میں یونانی ہیں۔
تشریح :- غم عشق کی بیماری سے جو فراغت نصیب ہوئی، اس کا کیا
بیان کروں۔ بس یہ سمجھ لینا چاہیے کہ میں نے جو خون کھایا، اس میں کمیوس کا احسان
نہ اٹھایا۔

انسان بیمار ہو جائے تو اس کے ہضم پر بھی کم و بیش اثر پڑتا ہے، خصوصاً خاص
بیماریوں میں کمیوس یعنی ہضم جگری خراب ہو جاتا ہے، لیکن غم عشق کی بیماری ایسی
تھی کہ اس نے کمیوس کی ضرورت ہی محسوس نہ کی۔ اس کے بغیر ہی خون بن بن کر کھانے
کو ملتا گیا۔



۱۔ **تشریح :-** محبوب کو بڑا دعویٰ
تھا کہ میں کسی کو دل نہیں دے سکتا
ساتھ ہی حیرت بھی تھی کہ ہر شخص
اس کا شیدا بن جاتا ہے اور
کیوں کہا جاتا ہے کہ دل مجھے دے
بیٹھے۔ جب آئینے میں اپنا عکس دیکھا
تو اسے ایک نیا حسین سمجھ کر محبوب

آئینہ دیکھ، اپنا سامنے لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غور تھا
قاصد کی اپنے ہاتھ سے گردن نہ مارے
اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا

اپنا سامنے لے کر رہ گیا، یعنی جھینپ کر رہ گیا، کیونکہ اسے دل دیے اور اس کا
شیدائی ہوئے بغیر چارہ نہ رہا۔

اب سوچیے کہ حسن و جمال کے جس عکس پر محبوب فریفتہ ہوئے بغیر نہیں رہ
سکتا، اس پر دوسرے دل و جان نچھاور کرنے کے لیے تیار ہوں تو تعجب کا کون
سا مقام ہے؟

۲۔ **تشریح :-** عاشق نے خط دے کر قاصد کو محبوب کے پاس بھیجا۔ محبوب